141646 - روزے کی حالت میں ماہر سرجن ترکیز کھو بیٹھے تو کیا روزہ نہ رکھے ؟

سوال

ایك ماہر سرجن ڈاکٹر روزانہ تقریبا چار سے پانچ آپریشن کرتا ہے، یعنی دوسرے معنوں میں وہ چار یا پانچ افراد کی زندگیوں کا ذمہ دار ہے، اور روزے میں اسے مشقت ہوتی ہے وہ ترکیز کھو بیٹھتا ہے، اور یہ کام یعنی آپریشن باریك بینی سے عمل چاہتا ہے، تو کیا ڈاکٹر روزہ نہ رکھے، یہ علم میں رہے کہ سارا سال اس کا یہی کام ہے صرف ہفتہ میں ایك چھٹی ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رمضان المبارك کے روزے ہر عاقل و بالغ اور مقیم و تندرست شخص پر فرض ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو، یہ گنتی کے چند دن ہیں، تو تم میں سے جو کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (183 - 184).

اور پھر روزہ دین کے پانچ ارکان میں سے ایك رکن ہے جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ یہ دین کی ان اشیاء میں شامل ہوتا ہے جس کا علم ہونا ضروری ہے، اسلامی ممالك میں ہر چھوٹا اور بڑا اس کی تعظیم پر پرورش پاتا ہے، اور اس کی تعظیم کرنا مسلمانوں کی فطرت میں شامل ہو چکی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یہ سن لیاتو اب اور سنو! جو کوئی بھی اللہ کے شعائر و نشانیوں حرمت تعظیم کرے یہ اس کے دل کی پرہیزگار کی وجہ سے ہے الحج (32).

مزید آپ سوال نمبر (38747) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ کی تعظیم کرتے ہوئے اس شعار کی بھی تعظیم کرے، اور اس میں سستی و کاہلی کرنے سے اجتناب کرے، اور اسے قائم کرنے اور اس کی ادائیگی کی ہر ممکن کوشش و سعی کرے جیسا کہ اللہ نے

حکم دیا ہے؛ اور اگر اس کے لیے روزے کی حالت میں کام کرنا مشکل ہو اور مشقت کا باعث بنتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا کام دن کی بجائے رات کو کر لیا کرے.

جب ایسا کرنا ممکن ہو، اس قسم کے عام آپریشن رات کو کیے جا سکتے ہیں، لیکن ایمرجنسی آپریشن کے علاوہ باقی تو رات کو کرنے ممکن ہیں، جس طرح دن کو ہو سکتے ہیں رات کو بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ بہت سارے ڈاکٹروں کی عادت بھی ہے.

اور اگر اس کے لیے اپنا کام رات کو کرنا ممکن نہیں تو اس کے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سالانہ چھٹی رمضان المبارک میں حاصل کیا کرے، یا پھر اگر ممکن ہو سکے تو کچھ چھٹیاں رمضان میں لے لیا کرے تا کہ روزے کے لیے بالکل فارغ ہو.

اور اگر اس کے لیے ایسا کرنا بھی ممکن نہیں، اور وہ کوئی ایسا دوسرا کا بھی نہیں پاتا جس میں رمضان المبارک کے روزے رکھ سکے، اور کام چھوڑنے سے اسے نقصان و ضرر ہوتا ہے تو پھر اس کے لیے اس دن روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی جس میں اسے بالفعل مشقت ہوتی ہو، یہ نہیں کہ صرف خدشہ کے پیش نظر وہ روزہ ہی نہ رکھے کہ اسے مشقت ہوگی.

اور پھر بعد میں وہ ان روزوں کی قضاء ہفتہ وار چھٹیوں میں کر لیا کرے، یا پھر دوسرے دن جس میں روزہ رکھنا ممکن ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان روزوں کی قضاء دوسرا رمضان شروع ہونے سے قبل مکمل کر لے.

شرح منتھی الارادات میں درج ہے:

" جس شخص کا کام کاج سخت اور شدید ہو اور اسے کام ترک کرنے سے ضرر و نقصان ہوتا ہو، اور اسے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، اور اس کی قضاء کرے، اما آجری نے یہی بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (1 / 478).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" احناف کا کہنا ہے: کاریگر اپنے اخراجات کا محتاج ہے مثلا نانبائی اور کٹائی کرنے والا شخص، جب اسے یہ معلوم ہو کہ اگر وہ اپنا کام کریگا اور اسے کام کی بنا پر نقصان و ضرر ہو گا تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، لیکن مشقت و ضرر سے قبل اس کے لیے روزہ چھوڑنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 57).

اور مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" مكلف كے ليے رمضان المبارك كا روزہ اس ليے چھوڑنا جائز نہيں كہ وہ كام كاج كرتا ہے، ليكن اگر كام كى بنا پر اسے مشقت اور عظيم ضرر پہنچے جس كى بنا پر اسے روزہ كھولنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس ميں كوئى حرج نہيں وہ روزہ كھول لے اور پھر غروب آفتاب تك بغير كھائے پيئے ہى رہے، اور لوگوں كے ساتھ ہى عيد منائے، اور جس دن اس نے روزہ توڑا تھا اس كى قضاء بعد ميں كر لے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (10 / 233).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (65803) اور (132438) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .